قادیانیت کے بارہ میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ

کی

آخری وصیّت

— علماء اور دیگر مسلمان اٹھ کر غیرت ایمانی کا ثبوت دیں —

— قادیانی یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں سے بڑھ کر اسلام کے دشمن ہیں —

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ العزیز شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کو مرزائیت سے اس قدر نفرت تھی اور وہ اس فتنہ کو امت محمدیہ کے لئے اس حد تک خطرناک سمجھتے تھے کہ اپنی وفات سے صرف چند دن پہلے جبکہ مرض کا سخت دورہ پڑا ہوا تھا آج سے بیالیس سال قبل پالکی میں سوار ہو کر جامع مسجد دیوبند میں تشریف لائے اور قوم کو اپنی آخری وصیّت سنائی جو درج ذیل ہے۔ آج جبکہ یہ فتنہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج ہے، ہم علماء اور دیگر مسلمانوں کو ان کا احساس فرض تازہ کرانے کے لئے مرحوم کا یہ نادر الوداعی خطبہ پیش کر رہے ہیں —۔ — سمیع الحق —

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہٗ بحیثیت ایمان و اسلام و اخوت دینی اور امت مرحومہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء ہونے کے لحاظ سے کافہ اہل اسلام خواص و عوام کی عالی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اگرچہ فتنے اور طرح طرح کے حوادث اور واردتیں اس دین سماوی پر وقتاً فوقتاً گزرتی رہی ہیں اور باوجود اس کے کہ آخری پیغام خدا ہے برحق کا یہ ہے کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم و	آج کے دن میں نے دین تمہارا کمال کو پہنچایا اور
اتممت علیکم نعمتی و رضیت	اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اور اسلام پر ہی

لکم الاسلام دینا۔ — تمہارا دین ہونے کے لئے راضی ہوا۔
ما کان محمد ابا احد من رجالکم — نہیں محمد کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و — لیکن ہیں رسول خدا کے اور خاتمہ پیغمبروں کے
کان اللہ بکل شیء علیما۔ — اور خدا ہر چیز کا اپنے اندر میں سے عالم ہے۔

اور اس کے قطعی الدلالۃ ہونے پر بھی امت محمدیہ کا اجماع منعقد ہوگیا۔ اور ختم نبوت کا عقیدہ دین محمدی کا اساسی اصول قرار پایا جس امت نے ہم تک یہ آیت پہنچائی اس نے یہ مراد بھی پہنچائی اور اسی دعویٰ پر مسیلمہ کذاب اور اسود کاذب کو قتل کیا۔ اور بڑا کفر دونوں کا یہ دعویٰ قرار دے کر کذاب مشتہر کیا۔ اور باقی جرائم کو کذب کے ماتحت رکھا مگر پھر بھی بحکم حدیث نبوی بہت سے دجالوں نے نبوت کے دعوے کئے اور ان کی حکومتیں بھی رہیں اور بالآخر داخل جہنم ہوئے۔ ہمارے اس منحوس زمانہ میں جو یورپ کی افتاد سے ایمان اور خصائل ایمان کی فنا کا زمانہ ہے۔ منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ در پیش ہے۔ اور گزشتہ فتنوں سے مزید اور شدید ہے اور حکومت وقت بھی بمقابلہ مسلمانوں کے قادیانی جماعت کی امداد و اعانت کر رہی ہے۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود و نصاریٰ اور ہنود کے اہل اسلام کے ساتھ زیادہ عداوت رکھتی ہے۔ کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک اور اتحادی باقی نہیں رہی۔ منشی غلام احمد قادیانی جو اس زمانہ کا دجال اکبر ہے۔ بیس جزو وحی قرآن مجید پر اضافہ کرتے ہیں۔ کوئی ان کی اس بیس جزو وحی کا انکار کرے اور ان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے۔ اور اولاد زنا ہے اور کوئی اسلامی تعلق مثل جنازہ کی نماز اور نکاح کے اس کے ساتھ جائز نہیں، پھر قرآن مجید کی تفسیر اس نے کل اپنے قبضہ میں رکھی ہے۔ دوسرے کسی کا کوئی حصہ نہیں لگتا۔ جیسے فارسی مثل ہے۔ ع

خوردن ز من لقمہ شمردن از تو

اس تفسیر کے مطابق خواہ کل امت کے خلاف ہو سب اس کے نزدیک گمراہ ہیں۔ حدیث پیغمبر اسلام کی جو اس کی وحی کے موافق نہ ہو اس کی نسبت اس کی تصریح ہے کہ ردی کے ٹوکرے میں پھینک دی جائے۔ ان دو اصول اسلام یعنی کتاب اور سنت کی تو اس کے نزدیک یہ حاصلات ہے۔ اور حسب تصریح اس کے اس پر شریعت بھی نازل ہوئی ہے۔ اور بمقابلہ اس عقیدہ اسلامیہ کے کہ بعد ختم نبوت کے آئندہ کوئی شریعت نہ ہوگی۔ صریح ادعاء شریعت کیا ہے۔ اور نیز اس کا اعلان ہے کہ آئندہ حج قادیان کا ہوا کریگا۔ نیز جہاد شرعی اس کے آنے سے منسوخ ہوگیا۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو تین ہزار ہی نقل ہوئے ہیں۔ منشی غلام احمد قادیانی کے تین لاکھ اور دس لاکھ تک ہیں۔

جن میں تحصیل چندہ کی کامیابی بھی شمار ہے اور اس کے اشعار ہیں ۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

آنچہ حق داد ہر نبی را جام داد آں جام مرا بہ تمام

نیز اپنی مسیحیت کی تائید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ جن پر ایمان جزو دین محمدی ہے ایسی توہین کی ہے کہ جس سے دل اور جگر شق ہوتا ہے ۔ اور اس کے نزدیک تحقیقی توہین ہے ۔ الزامی یا بقول نصاریٰ تو درکنار ۔ یہی توہین عیسیٰ علیہ السلام میں علاوہ اپنی تحقیقی کے ایک اور طریقہ بھی اختیار کیا ہے ۔ کہ نقل نصاریٰ کے سر رکھ کر توہین سے اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے ۔ ع خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں ۔ یہ معاملہ بیشتر اسی پیغمبر برحق کے ساتھ کیا ہے تاکہ عظمت ان کے لوگوں کے دلوں سے اتار دے اور خود مسیح بن بیٹھے ۔ اس واسطے ہنود کے پیشواؤں کے ساتھ ایسا نہیں بلکہ توقیر کی ہے ۔ اور ایسے ہی بزرگانِ اسلام امام حسین وغیرہم کی تحقیر اور تنقیص میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ۔ غرض یہ کہ اس دجال کی دعوت اس کے نزدیک سب انبیاء اور رسل صلوٰۃ اللہ علیہم سے بڑھ چڑھ کر اور افضل و اکمل ہے ۔ علمائے اسلام نے اس فتنہ کے استیصال میں خاصی خدمتیں کیں ۔ مگر وہ خدمتیں انفرادی اور خصوصی تھیں ۔ اس وقت کہ ایک لطیفہ غیبی نمودار اور نمایاں ہوا ہے کہ مجاہد ملت جناب سامی القاب مولوی ظفر علی خان صاحب دام ظلہٗ اس خدمت کا فرض ادا کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اس وقت جناب ممدوح اور ان کے رفقاء جناب مولوی عبدالحنان صاحب اور جناب مولوی لال حسین صاحب اختر اور احمد یار خان صاحب سپرد حوالات ہیں ۔ ہم کو کچھ حمیت اور حمایتِ اسلام سے کام لینا چاہئے ۔ اہل خطۂ کشمیر سمجھ اور بوجھ لیں کہ جو کچھ قادیانی جماعت ان کی امداد کر رہی ہے وہ اہل خطہ کے ایمان کی قیمت ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی امداد اور ہمدردی اس فرقہ کی ایمان خریدنے کے سوا ہو ۔

دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند پنہاں خورید بادہ کہ تکفیر می کنند

اور جن لوگوں نے اس فرقہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری برتی ہے وہ خطرہ میں ہیں ۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی معمولی بدعت ہے بلکہ ایک چھوٹی پیغمبری سے ایک بڑی پیغمبری قادیانی میں تحویل ہوتا ہے اور جس کا بیج چلا ہے ان عقائد ملعونہ قادیانی کا ثبوت ہم سے لے لے اور اس شدید وقت میں کہ دشمن کی طرف سے ایمان پر چھاپہ مارا گیا ہے ۔ کچھ غیرت ایمانی کا ثبوت دے ۔ جن حضرات نے اس احقر سے حدیث شریعت کے حروف پڑھے ہیں جو تقریباً دو ہزار ہوں گے ۔ وہ اس وقت کچھ ہمدردی اسلام کی دکھائیں اور کلمۂ حق کہہ جائیں اور انجمن دعوت و ارشاد میں شرکت فرمائیں ۔

اس فرقہ کی تکفیر میں توقف یا تو اس وجہ سے ہے کہ صحیح علم نصیب نہیں ہوا اور اب تک ایمان

اور کفر کا فرق ہی معلوم نہیں اور نہ کوئی حقیقت محصلہ ایمان کی ان کے ذہن میں ہے اور یا کوئی مصلحت دنیاوی دامنگیر ہے ورنہ اسلام کوئی نسبی اور نسلی لقب نہیں ہے جیسے یہود اور ہنود کہ زائل نہ ہوا اور جو کوئی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہے بس وہ قومی نسبی لقب یا ملکی وشہری نسبت کی طرح ثابت ہی رہے۔ بلکہ عقائد اور عمل کا نام ہے اور ضروریت قطعیہ اور متواترات متوارثہ میں کوئی تاویل یا تحریف بھی کفر والحاد ہے۔ زندقہ والحاد اس کو کہتے ہیں کہ سچے دین کو گڑبڑ کر دے اور یہ کھلے کفر سے بدتر ہے۔ یہی اس دجال کی تعلیم کا ماحصل ہے جب کوئی ایک حکم قطعی اور متواتر شرعی کا انکار کر دے۔ وہ کافر ہے خواہ اور بہت سے کام اسلام کے کرتا ہو۔ ان اللہ لیؤید الدین بالرجل الفاجر۔ اسی میں وارد ہوا ہے۔ حق تعالیٰ صحیح علم اور صحیح سمجھ اور توفیق عمل نصیب کرے۔ آمین۔ (۱۲ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ)

بقیہ: صفحہ ۹۳

(ت) چونکہ اپنے عقیدے کا پرچار کرنے کے حق کو آئین کے تحت تحفظ دیا گیا ہے۔ اس لئے حکومت مذہبی تبلیغ میں اس وقت تک دخل اندازی نہیں کرتی جب تک کہ یہ سرزمین کے قانون کی خلاف ورزی نہ کرے۔

سوال: ۵۵۱ ، ۷ جولائی ۱۹۸۳ء۔ کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شعبہ اقلیتی امور نے اسلام آباد میں حال ہی میں منعقدہ اقلیتوں کی کانفرنس میں ۲۰ لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔؟

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اقلیتوں کی کانفرنس میں اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔؟

جواب:۔ وزیر اقلیتی امور وسیاست —— (الف) جی نہیں۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا تاہم یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اقلیتوں کی کانفرنس، تمام اقلیتوں کے لیڈروں کے مسلسل مطالبے کے پیش نظر منعقد کی گئی تھی۔ نیز حکومت اور بالخصوص صدر مملکت اقلیتی نمائندوں سے ملاقات کرنے کے خود خواہشمند تھے۔ تاکہ ان کے مسائل ومشکلات پر بحث کی جاسکے اور انہیں یہ یقین دلایا جاسکے۔ کہ حکومت ان کی بہبود کی خواہشمند ہے یہ کانفرنس اقلیتوں کے لئے بہت ہی دلجمعی کا باعث ہوئی۔ اور پاکستان میں ان کا اعتماد قوی تر ہوگیا ہے۔